دوائے دل

احسن العلماء مفتی سید حسن میاں شاہ صاحب

مدظلہ العالی

ترتیب و تذہیب

مفتی احمد میاں برکاتی

برکاتی پبلشرز کراچی

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

نجدیت شکن، وہابیت فگن، سنیت افروز، دیوبندیت سوز رسالہ
مسمّٰی بنام تاریخی

اندھیری کے وہابیوں کی بہترین حق نما دہن دوزی
۱۳۷۲ھ

دوا دل کے

مؤلفہ

حامی السنن ماحی الفتن احسن العلماء عمدۃ الخطباء گل گلزار قادریت رونق بزم برکاتیت
حضرت مولانا حافظ قاری شاہ مصطفیٰ حیدر سید حسن میاں قادری برکاتی
زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

ترتیب و تذہیب
ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

ناشر
برکاتی پبلشرز کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ——— دوائے دل

مؤلف ——— مفتی سید حسن میاں شاہ صاحب قادری مدظلہ

موضوع ——— عقائد

ترتیب و تذہیب ——— مفتی احمد میاں برکاتی

کتابت ——— افتخار انجم

طباعت اوّل ——— ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء

طباعت باردوم ——— ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

تعداد ——— گیارہ سو ۱۱۰۰

نگراں طباعت ——— عادل میاں برکاتی

قیمت ———

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں حیدرآباد

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۴
۲	عرض مرتب	۵
۳	تعارف مصنف	۹
۴	وجہ تالیف	۱۴
۵	سوالات وہابیہ	۱۶
۶	الجواب	۱۷
۷	حضرت علی حلال المشکلات ہیں	۲۱
۸	حضور قاسم نعمت ہیں	۳۲
۹	نماز غوثیہ	۴۸
۱۰	یا غوث المدد کہنا	۵۱
۱۱	ڈاڑھی کترے کی امامت	۵۷
۱۲	مآخذ و مراجع	۶۰

Marfat.com

انتساب

اُن فریادوں، آہوں اور پکاروں کے نام!
جو ہواؤں کے دوش پر سوار ہو کر، فضاؤں کو چیرتی ہوئیں،
اسی لمحہ اور اسی ساعت،

دربار رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
دربار علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ)
اور دربار غوث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

تک پہنچتی ہیں ——— اور پھر نعمتیں ملتی ہیں
مشکلیں حل ہوتی ہیں ——— اور دستگیری ہوتی ہے

سگ خانقاہ برکاتیہ
احمد میاں برکاتی غفرلہ
۲۵ رجب المرجب سنہ ۱۴۱۰ھ
۲۲ فروری سنہ ۱۹۹۰ء

Marfat.com

عرضِ مُرتّب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد لولیّہ، والصلوٰۃ علی حبیبہٖ

مارہرہ مطہرہ کی سرزمین مقدس، سے ہمیشہ علم و فضل کے خزانے نمودار ہوتے رہے، اس خطۂ زمین پر جو لیگانۂ روزگار استراحت فرما ہیں، ان میں ایسے ایسے گوہر آبدار ہیں جنکی چمک دمک زمانہ اور اہل زمانہ کی آنکھوں کو آج بھی خیرہ کر رہی ہے ۔ صاحب البرکات حضرت سیدی شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہٗ سے، خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ، اور میاں صاحب نوری دادا، سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ تک کا دور، جن خوش نصیبوں نے دیکھا یا پایا، وہ ان کا حصہ تھا، ہمارے حصہ میں، تاج العلماء[1]، سید العلماء[2]، رحمہم اللہ تعالیٰ، اور احسن العلماء[3] مدظلہم کی دولتِ زیارت آئی ـــــ زیر نظر کتاب کا تعلق ان ہی موخر الذکر تین بزرگوں سے بایں صورت ہے ـــ کہ، حضور احسن العلماء نے یہ رسالہ تالیف فرمایا، حضور سید العلماء نے اس میں چار چاند لگائے اور حضور تاج العلماء کی سرپرستی میں پہلی مرتبہ یہ رسالہ، مارہرہ مطہرہ کی سرزمین سے نکلنے والے ماہنامہ، "اہلسنت کی آواز" جلد سوم

---

[1] تاج العلماء اولاد رسول مولانا سید شاہ محمد میاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

[2] سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ سید میاں قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

[3] احسن العلماء حضرت مصطفیٰ حیدر مولانا سید حسن میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

Marfat.com

حصہ ہفتم) میں ۱۳۷۲ھ میں طبع ہوا ــــــ

زیر نظر کتاب، ان تمام مریضانِ قلب کیلئے علاج ہے جن کے دل بدعقیدگی اور گمراہی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر نہ صرف یہ کہ بیمار دلوں کو شفائے ایمان حاصل ہوگی، بلکہ خوش عقیدہ "مومنوں" کے ایمان میں بھی مزید پختگی آئے گی اور اس میں چار چاند لگیں گے، حضرت مؤلف نے گیارہ[۱۱] آیات قرآنیہ، بائیس[۲۲] احادیث نبویہ اور بہت سے اقوال فقہا و ائمہ و اولیاء سے مندرجہ ذیل مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

۱ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مشکل کشا ہیں۔

۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رزق کے تقسیم فرمانے والے ہیں۔

۳ نماز غوثیہ سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۴ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو "یا غوث" کہہ کر پکارنا جائز ہے۔

۵ ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

مؤخر الذکر مسئلہ چوں کہ مشہور و معروف ہے اس لئے حضرت مصنف نے اس مسئلہ میں صرف جواب پر اکتفا فرمایا ہے اور دلائل کے لئے دوسرے رسائل کو کافی سمجھا ہے ــــــ

فقیر کی نظر سے یہ رسالہ پہلی مرتبہ اس وقت گزرا جب میں، اپنے محترم بزرگ حاجی محمد عمر قادری قاسمی کے دیئے ہوئے پرانے تحائف میں سے "اہلسنت کی آواز" کا مطالعہ کر رہا تھا ــــ ان رسائل میں سے میں نے بہت سے موتی چنے ہیں، اور کئی کتابیں، ان سے نکالی ہیں، کچھ ابھی زیر ترتیب ہیں اور کچھ زیر طبع! رسالہ ہذا "اہلسنت کی آواز"

Marfat.com

میں بتیس ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کو عوام کیلئے بہت مفید پایا' تو دل چاہا کہ یہ خزینۂ رحمت پھر مطلع انوار بنے۔ قدیم نسخہ میں عربی عبارات کا ترجمہ اکثر مقامات پر موجود تھا' فارسی ترجمہ کہیں بھی نہ تھا فقیر نے افادۂ عام کی غرض سے فارسی عبارات کا بھی ترجمہ اردو میں کر دیا۔ نیز' بعض مقامات پر اصل کتاب میں' کچھ کلمات کو مشکل سمجھا تو' ان کے معنی بھی حاشیہ میں لکھدیئے' تاکہ کتاب نہایت سہل اور آسان ہو جائے جس زمانہ میں' یہ کتاب لکھی گئی' اس وقت فارسی بولنا' لکھنا' پڑھنا عوام کا مشغلہ تھا' اب تو خواص بھی اس زبان سے ناآشنا ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے فقیر نے مناسب سمجھا کہ فارسی کا ترجمہ کر دیا جائے۔

• اہلسنت کی آواز" ہندوستان کا وہ مشہور و معروف ماہنامہ ہے' جس کو میرے مرشد گرامی السید الشاہ اولاد رسول مفتی سید محمد میاں قادری آل رسولی قدس سرہ العزیز نے' مارہرہ مطہرہ کی سرزمین سے جاری فرمایا' اور مسلسل کئی سال تک یہ رسالہ جاری رہا' پھر حالات نے کروٹ بدلی' اور یہ ماہنامہ بھی جاری نہ رہ سکا۔ تاہم تصنیف و تالیف کا سلسلہ' جو مارہرہ مطہرہ سے' سلسلہ برکاتیہ کے امام' صاحب البرکات والنجات سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہو آج بھی جاری ہے۔ اور آج بھی سلسلۂ برکاتیہ کے اکابر و اصاغر[1]' دینی و مذہبی تحقیق و تدقیق میں مصروف اور سرگرم عمل ہیں اس وقت جن فرزندان خانقاہ کے ذریعہ' یہ سلسلۂ تالیف و تصنیف جاری ہے ان میں محترم جناب ڈاکٹر سید محمد امین (علیگ) مدظلہ (فرزند اکبر حضرت مصنف رسالہ ہذا)

---

[1] محاورۃً اصاغر کہا ورنہ وہاں تو سب اکابر ہی ہیں۔ (مرتب)
[2] ڈاکٹر سید محمد امین میاں مدظلہ کی کتاب "حیات شاہ برکت اللہ" [2] ترجمہ "سراج العوارف"
[3] ترجمہ چار الواع اور ترجمہ [4] آداب السالکین پاکستان میں بھی طبع ہو چکی ہیں۔

Marfat.com

جناب سید آل رسول حسنین[1] میاں مدظلہ (خلف الرشید سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ سید میاں قدس سرہٗ العزیز) اور محترم جناب ڈاکٹر سید محمد جمال الدین اسلم میاں مدظلہ شامل ہیں ــــ مؤخر الذکر، آج کل، حضرت تاج العلماء سید محمد میاں قادری قدس سرہ کے فتاویٰ پر جو کم از کم چودہ[14] جلدوں پر مشتمل ہیں، کام کر رہے ہیں اور ان کو مُبوّب و مُفصّل فرما رہے ہیں ــــ

حضرت مصنف مدظلہ، آسمان برکاتیت کے وہ سورج ہیں، جن کی شعاؤں سے آج ایک عالم روشنی پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اس رسالہ سے، ہم سب کو مستفیض فرمائے۔

(آمین)

فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہ القوی
۲۵/۲/۱۹۹۰ء - مطابق ۸ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

---

[1] سید آل رسول حسنین میاں مدظلہ کے کئی رسائل اور نعتیہ و غزلیہ دیوان، شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب "مصطفیٰ سے مصطفیٰ" میں ان تمام بزرگوں کی سوانح حیات ہے، جن کے اسماء گرامی شجرۂ قادریہ برکاتیہ میں آئے ہیں۔

Marfat.com

تعارف مصنف

ایں ہمہ خانہ آفتاب است

ٹرین اپنی پوری رفتار کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ ایک طرف ایک نورانی صورت بزرگ عبادت میں مصروف ہیں، تلاوت جاری ہے ـــــ اور دوسری جانب دو نوجوان دینی و علمی گفتگو میں ایسے محو ہیں کہ ڈبہ کے باہر کے مناظر سے یکسر بیگانہ نظر آتے ہیں ان میں سے ایک نوجوان دوسرے سے عمر میں کچھ بڑے نظر آرہے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک بطور معلم کچھ بتا رہے ہیں اور دوسرے کچھ سیکھ رہے ہیں۔ وقت گزرتا گیا۔ منزل آگئی اور یہ مقدس حضرات منزل پر اتر گئے ـــــ اس نئے انداز سے سیکھنے اور سکھانے والے ہر دو حضرات کا تعلق مشہور روحانی مرکز خانقاہ سرکاتیہ مارہرہ شریف سے ہے ان کے ہمراہ دوسرے نورانی بزرگ دونوں کے مرشد گرامی ہیں۔ اور یہی بزرگ طالب علم نظر آنے والے نوجوان کے "خال محترم" بھی ہیں۔

وہ نوجوان آج اپنے دور کا ولی کامل ہے جس کے دست حق پرست پر ہزاروں دلوں کے میل صاف ہوئے ہیں۔ لاکھوں کی نگاہیں فیض لینے کے لئے اسی طرف اٹھتی ہیں۔

Marfat.com

یہ حضور احسن العلماء حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی
شاہ مصطفےٰ حیدر سید حسن میاں شاہ صاحب ہیں جو سجادہ نشین درگاہ غوثیہ
برکاتیہ مارہرہ شریف اور وصی و جانشین حضور تاج العلماء حضرت سید شاہ
اولاد رسول مفتی سید محمد میاں قادری رحمۃ اللہ علیہ اور خلف اصغر حضرت
سید شاہ آل عبا رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید حسین حیدر صاحب کے
ہیں ـــــ ان کے ساتھ ان کے خال محترم حضور تاج العلماء سید محمد میاں[1]
صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور استاذ نظر آنے والے نوجوان خلیل ملت
خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں[2] القادری البرکاتی رحمۃ اللہ علیہ
مفتیٔ اعظم سندھ و بلوچستان، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ (مرید خاص حضور
تاج العلماء اور تلمیذ ارشد حضرت صدر الشریعہ) ہیں۔

سید حسن میاں شاہ صاحب مدظلہ کی والدہ ماجدہ سیدہ
شہر بانو بیگم بنت سید شاہ اسماعیل حسن صاحب تھیں ـــــ
آپ ۱۰ر شعبان ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء شب یکشنبہ کو پیدا ہوئے، مارہرہ شریف
کے خانقاہی مدرسہ قاسم البرکات میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی۔
چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا۔ فارسی تعلیم کا آغاز گھر سے ہی کیا۔

---

[1] حضور تاج العلماء کا وصال ۲۴ر جمادی الاخری ۱۳۷۵ھ کو ہوا
مارہرہ شریف خانقاہ برکاتیہ میں مزار پر انوار ہے۔
[2] خلیل ملت کا وصال ۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کو ہوا،
درگاہ جیلانیہ حیدر آباد کے صحن میں مزار مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

اپنے محترم ماموں سید اولاد رسول محمد میاں صاحب سے علوم درسیہ مروجہ کا اکتساب کیا ـــــ خلیل ملت مفتی محمد خلیل خاں سے مارہرہ شریف میں ہی منطق وصرف ونحو اور ادب عالیہ میں کمال حاصل کیا۔ اس تعلیم میں ایک خصوصیت جو کسی اور شاگرد کو نصیب نہ ہوئی یہ تھی کہ جب تاج العلماء کے ساتھ سید حسن میاں شاہ صاحب تبلیغی دوروں پر گوندل پور، بندر، ترسائی اور کاٹھیاواڑ تشریف لے جاتے تھے تو مفتی محمد خلیل خاں بھی درس وتدریس جاری رکھنے کیلئے ہمراہ جاتے تھے اور اس طرح سفر میں بھی درس کا ناغہ نہ ہوتا تھا ـــــ

حضرت سید حسن میاں شاہ صاحب کو تمام سلاسل خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدیم وجدید نیز جملہ اذکار واوراد واشغال ومراقبات و سلسلات ومصافحات اور اسانید قرأت قرآن مجید وروایت حدیث حمید، وادعیہ معمولۂ خاندانی کی اجازت اور بیعت وخلافت اپنے خال محترم حضور تاج العلماء حضرت سید شاہ محمد میاں صاحب سے حاصل ہے۔

آپ کی شادی ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء میں سیتاپور میں ہوئی۔
اولاد میں بحمداللہ تعالیٰ وبفضلہ چار صاحبزادے (۱) ڈاکٹر سید محمد امین زید مجدہم (علیگ) (۲) سید محمد اشرف زید حبہ (۳) سید محمد افضل (۴) سید محمد نجیب سلمہم اللہ ہیں۔ اول الذکر آگرہ میں ایک کالج میں لیکچرار ہیں، دوسرے بھی اہم منصب پر فائز ہیں جبکہ دیگر زیر تعلیم ہیں ایک صاحبزادی ہیں۔ سید محمد امین شاہ صاحب کے ہاں ایک فرزند سید محمد امان میاں سلمہ تولد ہو چکے ہیں۔

حضرت احسن العلماء نے اپنی زندگی بھی اپنے خال محترم

Marfat.com

حضور تاج العلماء قدس سرہ اور برادر مکرم سید العلما حضرت سید آل مصطفیٰ صاحب[1] رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تبلیغ دین کے لئے وقف فرمار کھی ہے۔ اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہے ہیں خطیب و واعظ کی حیثیت سے فصاحت و بلاغت میں ملکہ حاصل ہے۔ امام اہلسنت کے اشعار اپنی گفتگو میں برمحل اور برملا پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حق و صداقت کی خاطر آج تک ثروت و حکومت کا رعب قبول نہیں فرمایا میدان شعر و سخن کے بھی شہسوار ہیں۔ نعت و منقبت میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ "مدائح مرشد" کے نام سے آپ کی ایک تالیف طبع ہو چکی ہے۔ جسمیں آپ نے اولیاء خانقاہ برکاتیہ کے حضور مختلف شعرا کے نذرانے جمع فرمائے ہیں۔

آپ کی محفل میں ہونے والی ہر گفتگو علمی گفتگو ہوتی ہے، ایک ایک جملہ سے عشق و محبت ٹپکتا ہے۔ آپ کے پاس بیٹھنے والا کبھی خالی دامن نہیں اٹھتا۔ طویل علالت کی وجہ سے اب تبلیغی دوروں میں بہت کمی فرمادی ہے۔ پورے ہندوستان سے مشائخ و علماء اور محققین و فضلاء آپ کی دست بوسی کو آنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

اس وقت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کی درگاہ کے تمام

---

[1] حضرت سید العلماء کے فرزند ارجمند سید آل رسول حسنین میاں صاحب زید مجدہ اپنے والد ماجد کے سچے و صحیح جانشین ہیں۔ جنکو دیکھ کر حضور سید العلما کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ بمبئی میں سکونت و ملازمت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

امور کے متولی و سرپرست اعلیٰ آپ ہیں۔ ہر سال عرس قاسمی (حضرت سید شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن رحمۃ اللہ علیہ) آپ کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ اور عرس نوری بھی آپ کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ ہر دو اعراس میں ملک بھر سے علماء و مشائخ تشریف لاتے ہیں۔ اس موقعہ پر تمام نادر و قیمتی تبرکات کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ آپ کبھی کبھی پاکستان بھی تشریف لاتے ہیں تو اس موقعہ پر امام اہلسنت کے پیر خانہ کے اس فرزند ارجمند کو دیکھنے کیلئے عشاق بے تابانہ ٹوٹ پڑتے ہیں اور اپنی آنکھوں اور دلوں کو سرور پہنچاتے ہیں

پاکستان میں آپ نے فقیر قادری راقم الحروف کو بھی بار خلافت سے سرفراز فرمایا ہے اور سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی ترویج و اشاعت کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو آپ سے مستفیض و مستنیر ہونے کی توفیق خیر رفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حررہٗ ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی غفرلہ

Marfat.com

وجہ تالیف

از ـــــ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما ❖ نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

حق و باطل کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ باطل جب کبھی بھی حق اور حق والوں کے مقابلے میں آیا ہے، حق کے مالک جل وعلا نے حق واضح کو، واضح تر، فرما کر اپنے کرم سے اُس کی غیب سے مدد فرمائی ہے اور باطل کو شکست فاش دے کر اُس کا منہ کالا فرمایا ہے۔

شہر اندھیری میں جو بمبئی سے تقریباً ۱۲ - ۱۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، ایک عرصہ سے چند مفسدین، اشرار اور فتنہ انگیز اس مذہب نامہذب کے پیرو، جو اپنے چند گنے چنے افراد کے سوا، ساری امت کو مشرک و بدعتی کہتا ہے، اور محبوبان خدا حضرات انبیا کرام و مرسلین عظام علی سیدہم ثم علیہم الصلاۃ والسلام، نیز حضرات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی، مقدس بارگاہوں میں سخت گستاخ، بے باک، دریدہ دہن، منہ پھٹ ہے، مولویت و ملائیت کے لبادے پہنے ہوئے اور بحکم حدیث حمید "ذیاب[1] فی ثیاب" کے مصداق اندھیری کے کم علم عوام، اہل اسلام کو طرح طرح سے بہکا کر اُن کے درمیان فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا رہے،

---

[1] بھیڑیئے جو لباس میں آگئے ہیں۔ (مرتب)

Marfat.com

اوران کے متاع دین وایماں پر دین کے یہ لٹیرے ڈاکے ڈال رہے تھے اور اندھیری میں اندھیر مچا رکھا تھا کہ خدائے قدوس وسبوح جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کے دریائے فضل وکرم میں جوش آیا' اور یہاں کے چند غربا' مخلصین اہلسنت کی مساعی جمیلہ جو ایک عرصہ سے جاری تھیں کامیاب ہوئیں اور یہ سگ بارگاہ برکاتیت فقیر مصطفیٰ حیدر سید حسن میاں قادری عفی عنہ نے مارہرہ سے آکر جامع مسجد اندھیری میں امامت وخطابت شروع کردی۔ تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اندھیری کے مطلع پر جو تاریکی اور جہالت کے بادل چھائے ہوئے تھے وہ چھٹنے لگے اوران خبثاء نے عوام مسلمین کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے لئے جو برقعے اپنے ناپاک چہروں پہ ڈال رکھے تھے اب وہ سب چاک ہوکر' یہ اپنے اصل خدوخال میں عوام کے سامنے آگئے' اندھیری سے اپنا رنگ اڑتا دیکھ کران مریضان قلب کے سینوں میں' دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی' اورانہوں نے اپنے تئیں اس فقیر کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اوراس سلسلہ میں اپنے سارے ممکنہ ہتھیار استعمال کرڈالے مگر اللہ ورسول کا فضل وکرم میرے مرشدانِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نصرت واعانت' کہ ہر محاذ پر منہ کی کھائی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ سوالات اور فقیر حقیر کی طرف سے ان کے جوابات ہیں جنہیں دیکھ کر تو بفضلہ تعالیٰ ان کے رہے سہے لوہے بھی ٹھنڈے پڑ گئے' ہمتیں ٹوٹ گئیں' دل چھوٹ گئے' بغرض افادۂ عام مسلمانان اہل سنت یہ پوری مکاتبت جو فقیر اور وہابیہ اندھیری کے مابین ہوئی۔ بعینہٖ چھاپ کر شائع کی جارہی ہے' تاکہ پھر ایک مرتبہ دنیا دیکھ لے کہ۔

جاء الحق وزھق الباطل۔ ان الباطل کان زھوقا۔

Marfat.com

سوالاتِ وہابیہ

۱؎ مولانائے محترم پیش امام صاحب، جامع مسجد اندھیری "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ مجھے آپ کے ان چند حسب ذیل کلمات پر جو آپ نے مختلف مواقع پر مثلاً خطبہ و تقریر کے دوران میں ارشاد فرمایا ہے یہ کلمات اعتقادی حیثیت سے اہمیت رکھتے ہیں اعتراض ہے:۔

۱؎ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حل المشکلات کہنا خواہ خارج و خطبہ و تقریر ہو۔ یا داخل کیسا ہے۔

۲؎ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ روزی تقسیم کرتے ہیں؛ جس طرح اللہ تعالیٰ رزق اپنے بندوں کو بانٹتا اور تقسیم کرتا ہے۔ آپ کی نسبت بھی گمان کرنا؛ آپ کو قاسم الرزق وغیرہ کہنا کیسا ہے۔

۳؎ صلوٰۃ غوثیہ:۔ کے متعلق کہنا کہ اس فعل کے کرنے سے انسان کی تمام حاجتیں برآتی ہیں اس کی تعریف یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد اپنے رُخ کو قبلہ کی جانب سے موڑ کر غوث پاک کے مزار کی طرف کرے اور پھر اس طرف گیارہ قدم چلے اور قل یا ایھا الکٰفرون و قل ھو اللہ احد وغیرہ پڑھ کر یہ دعا مانگے اس کی تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اور تمام امیدیں برآئیں گی۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔

۴؎ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کو مصیبت و آرام اٹھتے بیٹھتے یا غوث کہنا جس طرح سے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جاتا ہے۔ ان کو بھی یاد کیا جائے اور "یا غوث المدد" کہنا کیا ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے کہ نہیں۔

Marfat.com

۵ مسلک حنفیہ میں ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے ازراہ کرم ان تمام شکوک واعتراضات کا ازالہ۔ قرآن وحدیث، ائمہ مجتہدین، وائمہ محدثین، واجماع امت اور ایسی معتبر کتب صحیحہ جن کو مسلک حنفیہ میں اولویت ہو نیز صحاح ستہ ودوسری صحیح احادیث سے شافی فرماکر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

ان تمام مذکورہ صورتوں کا کہنا وکرنا افضل ہے کہ نہیں۔ اور ثواب کا مستحق ہوگا یا عتاب کا۔ نیز کیا شرعی حیثیت سے ان کلمات کی بھی تبلیغ واجب ہے بینوا وتوجروا

(**نوٹ**) جواب اگر ان مذکورہ کتب وائمہ مجتہدین واجماع امت وائمہ محدثین کے اقوال سے نہ دیا گیا تو تسلیم نہ کیا جائے گا بہرائے کرم جواب اس کی پشت پر تحریر فرمائیں۔ آپ کا خیر اندیش

پائندہ خاں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید نا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وعترتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا معہم ولہم وفیہم برحمتک یاارحم الرحمین الی یوم الدین بل الی ابد الابدین۔ وسیع المناقب جناب پائندہ خانصاحب پس از مراسم سنّت ملتمس خدمت، جناب والا کا فرستادہ خط ملا۔ جس میں آپ نے ۱ حضرت شیر خدا خیبر کشا اسد اللہ الغالب، باب علم نبی سیدنا علی مرتضیٰ

Marfat.com

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کو ملال المشکلات کہنا۔ ۲ے حضور اکرم، سرور عالم، نور مجسم، فخر آدم و بنی آدم، مالک رقاب امم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو قاسم الارزاق کہنا۔ ۳ے صلاۃ غوثیہ ۴ے حضور پر نور غوث الاغواث قطب الاقطاب سیدنا وشیخنا ابو محمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصیبت و آرام اٹھتے بیٹھتے یاد کرنا ان چاروں امور[1] پر مجھ سے دلائل شرعیہ طلب کئے ہیں ان چاروں چیزوں کے جواز کیلئے مجھے تو یہی بات کافی ووافی، اور میرے لئے تو یہی دلیل، دلیل شافی کہ ان چاروں چیزوں کی شریعت مطہرہ سے ممانعت ثابت نہیں اور جس چیز کو خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ منع نہ فرمائیں اسے منع کرنا خود شارع بننا، اور نئی شریعت گھڑنا ہے اور جب ان چاروں چیزوں کو ان کے ماننے والے بہ نیت تعظیم ونظر محبت مانتے اور کرتے ہیں تو ضرور پسندیدہ ومحبوب، کہ ہر مباح، نیتِ حسن سے مستحب ومستحسن ہو جاتا ہے۔ (کما فی البحر الرائق و ردالمحتار، وغیرھما من معتمدات الاسفار)۔ افعال تعظیم ومحبت میں مسلمانوں کے لئے ہمیشہ راہ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہیں محبوبان خدا کی تعظیم بجا لائیں جب تک کسی خاص صورت سے شرعاً ممانعت نہ ہو۔ جیسے سجدہ تعظیمی اور بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لینا، خاص ثبوت کا طالب اللہ عزوجل سے مقابلہ کرتا ہے۔ اس نے تو بلا تحدید وتقیید مطلقاً حضرات انبیائے کرام واولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا ارشاد ہوا۔

---

[1] سوال ۵ے کا جواب آخر میں ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

وتعزروہ وتوقروہ — یعنی رسول کریم کی تعظیم وتوقیر کرو

اور فرمایا۔

فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ — جو اس نبی امی پر ایمان لائیں

ونصروہ واتبعوا النور الذی — اور اس کی تعظیم و مدد کریں اور

انزل معہ اولئک ھم — اس نور کی جو اس کے ساتھ اترا

المفلحون — پیروی کریں وہی فلاح پائیں گے

اور فرمایا۔

ومن یعظم حرمت اللہ — جو الٰہی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ

فھو خیر لہ عند ربہ — اس کیلئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے

اور فرمایا۔

ومن یعظم شعائر اللہ — جو الٰہی نشانوں کی تعظیم کرے تو

فانھا من تقوی القلوب — وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے

اسی لئے ہمیشہ علمائے کرام وائمہ اعلام امور تعظیم ومحبت میں ایجادوں کو پسند فرماتے اور انہیں ایجاد کنندہ کی منقبت گنتے آئے۔ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ نے فرمایا۔

کل ما کان ادخل فی الادب — یعنی جو بات ادب وتعظیم میں

والاجلال کان حسنا — جتنی دخل رکھتی ہو خوب ہے۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب البحر المورود میں فرماتے ہیں۔

اخذ علینا العھود ان لا نمکن — یعنی ہم پر عہد لئے گئے کہ کسی ایسی

احدا من اخواننا ینکر شیئا — چیز پر انکار نہ کرنے دیں جو مسلمانوں نے

Marfat.com

ابتدعه المسلمون علی	اللہ تعالیٰ کی طرف، تقرب کیلئے
جهة القربة الی اللہ تعالیٰ	نئی نکالی ہو اور اچھی سمجھی ہو
ورواه حسنا کما مر تقریرہٗ	جیسے اس کی تقریر اس کتاب میں
فی هذه العهود لا سیما	بارہا گذری، خصوصاً ایجادیں
ما کان متعلقا باللہ تعالیٰ	کہ اللہ و رسول جل و علا
ورسوله صلی اللہ تعالیٰ	و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیه وسلم۔	سے متعلق ہوں۔

آپ کے نزدیک بقول آپ کے یہ چاروں مذکورۂ بالا امور اعتقادی حیثیت سے اہمیت رکھتے ہیں اور آپ انکو حرام و ناجائز سمجھتے ہیں، تو آپ کو لازم تھا کہ اپنے اس دعوے کو دلائل کے ساتھ پیش کرتے اور قرآن و حدیث، اجماع امت، ۔ اقوال محدثین، و ائمہ مجتہدین سے ان چاروں امور کا قابل اعتراض ہونا ثابت کرتے اس لئے کہ آپ اس سلسلہ میں مدعی کی حیثیت رکھتے ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ البینة علی المدعی "ثبوت کی ذمہ داری بذمہ مدعی ہوتی ہے" یہ تو آپ نے کیا نہیں بلکہ ان کے جواز کا الٹا ثبوت مجھ سے مانگ رہے ہیں کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ان چاروں کے جواز کا قائل تو متمسک باصل ہے کہ الاصل فی الاشیاء الاباحة[1] اصول کا مشہور کلیہ ہے۔ پھر بھی چونکہ بحمدہ تعالیٰ سنی مسلمانوں کے مذہب کے جملہ اصول و فروع، دلائل عقل و نقل سے بھی ثابت ہیں اس لئے آپ کی تسکین خاطر اور آپ کے ان شکوک و شبہات کا خاطر خواہ ازالہ کرنے کیلئے، چاروں امور کے جواز و استحسان پر دلائل قاہرہ و براہین قاطعہ متوکلاً

[1] تمام چیزیں اصل میں جائز ہیں یعنی جب منع کا حکم ہوگا تب وہ کام نہ کریں گے۔ (مرتب)

Marfat.com

علی اللہ تعالیٰ و مستیقناً بر سولہ الاعلیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم نمبر وار پیش کرتا ہوں ذرا گوش ہوش سے سنئے۔

حضرت علی حلال لمشکلات ہیں

جواب سوال ۱ بلاشبہ حضور شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حلال المشکلات کہنا خواہ وخطبہ میں ہو یا مجلس وعظ وغیرہ میں جائز و مستحسن ہے۔ اور سلفاً عن خلف قدیماً و حدیثاً بلا نکیر[1] علماء و ائمہ کا معمول رہا ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے

فالمدبرات امرا — یعنی قسم ہے انکی جنکے ہاتھوں میں سارے عالم کے کاروبار کی تدبیر ہے۔

اس کی تفسیر میں علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

او صفات النفوس الفاضلة حال المفارقة فانها تنتزع عن الابدان غرقا اے تنزعاً شدیدا من اغراق النازع فی القوس فتنشط إلی عالم الملکوت وتسبح فیه فتسبق ظائر القدس فتصیر لشرفها و قوتها من المدبرات — (یعنی، ان آیات کریمہ میں اللہ عزوجل ارواح اولیائے کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں کہ جسم سے قوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور روانی سے ملکوت میں شناوری کرتی طیر سے خضرت قدس تک جلد رسائی پاتی پس اپنی بزرگی و طاقت کے باعث کاروبار عالم کے تدبیر کرنے والوں سے ہو جاتی ہیں

---

[1] تمام اکابر ملت قدیم و جدید کا بغیر کسی اختلاف کے یہ معمول رہا ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

خاں صاحب!! بول چلیں کہ مشکلوں کا حل کرنا۔ مصیبتوں کا دور کرنا بھی کاروبارِ عالم میں داخل ہے یا نہیں ــــ اور جب داخل ہے اور یقیناً داخل ہے تو حضرات اولیائے کرام علیہم رضوان الملک العلام اس کی بھی تدبیر فرماتے ہیں تو پھر شیرِ خدا علیِ مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کے حلال المشکلات ہونے اور ان کو ان کے اس لقب سے یاد کرنے میں کونسا غائلۂ شرعیہ[1] ہے! ۱۲ اور فرماتا ہے۔

فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل	بے شک اللہ اپنے نبی کا مددگار
وصالح المومنین والملٰئکۃ	ہے اور جبریل اور نیک مسلمان، اور اس کے
بعد ذالک ظھیر ط	بعد سب فرشتے مدد پر ہیں۔

کہئے خاں صاحب!! حضرت شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا شمار صالح مومنین میں ہے یا نہیں۔ اور جب ہے اور یقیناً اور قطعاً ہے تو پھر مشکل کا حل کرنا بھی مدد فرمانے کے تحت آگیا، کہیے اب بھی سمجھے یا نہیں کہ حضرت شیرِ خدا حلال مشکلات ہیں۔

۱۳ اور سنئے سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا ضل احدکم شیئاً او اراد	جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے
عوناً وھو بارض لیست بھا	اور وہ مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں
انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی	کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے، اے
یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی	اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری
فان للہ عباداً لا یراھم۔	مدد کرو اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا
(الطبرانی عن عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	وہ اسکی مدد کریں گے۔

---

[1] شرعی قباحت (برائی) (مرتب)

Marfat.com

۴ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فلیناد یاعباداللہ احبسوا یعنی تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو روک دو

(ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عباداللہ اسے روک دیں گے۔

۵ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اعینونی یاعباداللہ میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو

(ابن ابی شیبہ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یہ تین احادیث کریمہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے آئیں۔ قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و مجرب معمول رہیں۔ اب کہیئے کہ جب یہ حضرات رجال الغیب، اولیائے اعلام، جن کو مصیبت اور بے کسی کے وقت پکارنے کا حکم، ہم کو حدیث حمید دے رہی ہے یہ سب کے سب، اور ان میں سرِ سلسلہ، شیر خدا علیٔ مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اپنے پکارنے والوں کیلئے مددگار اور ہمدم و مونس ہیں تو پھر حلِّ مشکل اور کس چیز کا نام ہے؟؟

۶ اور سنئے وہ اللہ کے پیارے، عرشِ عظیم کی آنکھوں کے تارے، دنوں جہاں کے سہارے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

من کنت ولیہ فعلی ولیہ (یعنی جنکا میں مددگار اور کارساز ہوں علی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ احمد والنسائی والحاکم اس کا مددگار اور کارساز ہے۔

عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لبسند صحیح)

علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا۔

Marfat.com

یدفع عنہ
ما یکرہ ۔

یعنی اعلیٰ اسکے مددگار ہیں اس سے
مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں
اور فرماتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مامن مومن
الا وانا اولی بہ فی
الدنیا والاخرۃ
اقرؤا ان شئتم النبی
اولی بالمومنین
من انفسہم ۔ فایما
مومن مات وترک
مالا فلیرثہ عصبتہ
من کانوا ومن ترک
دیناً او ضیاعا فلیاتنی
فانا مولاہ ۔

یعنی، کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ
میں دنیا و آخرت میں سب سے
زیادہ اس کا والی نہ ہوں۔ تمہارے
جی میں آئے تو یہ آیۂ کریمہ پڑھو کہ
نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا
ان کی جانوں سے، تو جو مسلمان مرے
اور ترکہ چھوڑے اس کے
وارث اس کے عصبے ہوں،
اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا
بے کس بے زر بچے چھوڑے وہ
میری پناہ میں آئے کہ اس کا
مولیٰ میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

(بخاری ومسلم والترمذی عن ابی ہریرہ وابو داؤد
والترمذی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور و معروف کتاب مستطاب عمدۃ القاری فی شرح الصحیح البخاری میں زیر حدیث مذکورہ بالا فرماتے ہیں۔

المولی الناصر "یہاں مولیٰ بمعنی مددگار ہے" تو لاجرم بحکم حدیث

Marfat.com

شیر خدا، علی مرتضیٰ، کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حلال مشکلات ہیں۔
امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوی میں ہے

سئل عما یقع من العامۃ	(یعنی) ان حضرات سے پوچھا گیا
من قولھم عند الشدائد	کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت
یاشیخ فلان وتحوذ لک	انبیاء ومرسلین اولیاء وصالحین
من الاستغاثۃ بالانبیاء	سے فریاد کرتے ہیں اور یارسول اللہ
والمرسلین والصالحین وھل	یاعلی، یاشیخ عبدالقادر جیلانی اور
للمشائخ الاغاثۃ بعد	ان کے مثل کلمات کہتے ہیں یہ
موتھم اولا فاجاب	جائز ہے یانہیں اور اولیاء
بمالفظہ ان الاستغاثۃ	بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے
بالانبیاء والمرسلین و	ہیں یانہیں؟ انہوں نے جواب دیا
الاولیاء والعلماء الصالحین	بے شک انبیاء ومرسلین واولیاء و
جائزۃ وللانبیاء والرسل	علماء سے مدد مانگنی جائز ہے
والاولیاء والصالحین الغاثۃ	اور وہ بعد انتقال بھی مدد
بعد موتھم۔	فرماتے ہیں۔

کہئے خانصاحب!! مشکلوں کا حل کرنا مصائب وآفات کا دور کرنا، فریاد کو پہنچنا یہ سب مدد فرمانے کے کلیہ کے تحت داخل ہے یانہیں۔ اور جب کہ یہ سب حسب ارشاد مذکورۂ بالا حضرت شیر خدا کے لئے ثابت، تو وہ یقیناً حلال المشکلات ہوئے!!

۴ اور سنئے سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سئلتُ عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبد القادر مثلاً ھل ھو جائزٌ شرعاً ام لا اجبتُ نعم الاستغاثہ بالاولیاء ونداؤھم والتوسل بھم امر مشروع وشیئ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر ومعاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام۔

(یعنی) مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یارسول اللہ یا علی، یا شیخ عبدالقادر مثلاً۔ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں اولیا سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جسکا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

بتائیے!! شیر خدا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی ولی بلکہ جملہ سلاسل اولیاء کے سرِ سلسلہ ہیں یا نہیں؟ ہیں، اور یقیناً و قطعاً و اجماعاً ہیں تو پھر ان سے شدائد کے وقت میں مدد چاہنا، ان کو یا علی مشکل کشا کہہ کر پکارنا شرعاً امر مستحسن ہوا۔ اور وہ یقیناً و قطعاً حلال المشکلات ہوئے اور انہیں اس مبارک لقب سے یاد کرنا خواہ وہ خطبہ میں ہو یا تقریر وغیرہ میں یقیناً جائز، ذرا حضرت سیدی جمال بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس جملہ مبارکہ پر پھر غور کر لیجئے کہ وَقَدْ حرم برکۃ الاولیاء الکرام۔ اور اسکی روشنی میں اپنا جائزہ لے لیجئے۔

ع۹ خانصاحب!! حضور سیدنا مولٰی علی، تو مولٰی علی ہیں کرم اللہ

Marfat.com

تعالیٰ وجہہ الکریم مولانا جامی قدس سرہٗ السامی اپنی کتاب مستطاب نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی جلال الملۃ والدین عارفِ رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا۔ "مرا یاد کنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسیکہ باشم" کہیئے من شمارا ممد باشم کے تحت مشکلوں کا حل کر دینا بھی آتا ہے یا نہیں؟ پھر یہ ارشاد تو حضرت عارف رومی کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اب ذرا باب علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مراتب رفیعہ ومناصب جلیلہ کا اندازہ یہیں سے لگا لیجئے تو روز روشن کی طرح آپ پر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اپنے رب کریم جلا جلالہٗ وعم نوالہ کی عطا وبخشش سے یقیناً اپنے نام لیواؤں کی مشکلات حل فرمایا کرتے ہیں۔

۱۰ اور سنئے!! انہیں شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے ایک والا جاہ کفش بردار ہیں، امام العلماء ونظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہٗ استاذ امام شمس الدین تفتازانی وامام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری، ان کی مدح عظیم لکھتے ہوئے فخر المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ دہلوی بستان المحدثین میں لکھتے ہیں کہ "وہ جناب ابدال سبعہ ومحققین صوفیہ سے ہیں، شریعت وحقیقت کے جامع، باوصف علو باطن، ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع ومفید بکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم وعارف کے شاگرد ہیں"۔ یہاں تک حضرت شاہ صاحب ممدوح نے ان کی مدح میں لکھا کہ "بالجملہ

۱؎ مجھے یاد کرنا، تاکہ میں تمہاری مدد کروں، جس لباس (وصورت) میں بھی ہوں (مرتب)

Marfat.com

مردے جلیل القدر ایست کہ مرتبۂ کمال او فوق الذکر است[1]" پھر ان جناب عدالت مآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے

انا لم یدرک جامع لشتاتہ
اذا ما سطا جور الزمان نکبۃ
وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ
فناد بیا زروق آمت لسرعۃ

یعنی " میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں، جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی و وحشت میں ہو تو یوں ندا کر یا زروق میں فوراً موجود ہونگا اب کہیئے !! کہ ستم زمانہ جب تعدی کرے اور تنگی و وحشت کا سامنا ہو تو اس وقت اپنے نام لیواؤں اپنے مریدین کو اطمینان و سکون اور جمعیت بخشنا، جیسا کہ سیدی احمد زروق فرما رہے ہیں کیا حل مشکل نہیں؟ کیا اب بھی شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حلال مشکلات ہونے میں آپ کو کوئی شبہ باقی ہے؟

ع[11] اور سنئے یہی مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں اکابر اولیٰ کا حال بعد وصال لکھتے ہیں۔ در ینحالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بہ جہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گردد۔ و اولیاں تحصیل مطالب کمالات باطن از آنہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند[2]۔ کہیئے !! یہ حضرت شاہ صاحب

---

[1] خلاصہ یہ کہ وہ ایسے بزرگ مرتبہ ہیں کہ ان کا مرتبۂ کمال، ذکر سے بھی اونچا ہے (مرتب)

[2] اس حالت میں، وہ دنیا میں تصرف (کا اختیار) دئے گئے ہیں، اور انکی جہت کا کمال، اور مراتب کی وسعت، اس سمت توجہ فرمانے کو مانع نہیں ہوتی، اور تمام اولیٰ کمالاتِ باطن کے مطالب کی تحصیل ان ہی سے کرتے ہیں، اور تمام حاجت مند و طالب، ان ہی سے اپنی مشکلات کا حل مانگتے ہیں اور پاتے ہیں (مرتب)

Marfat.com

قدس سرہٗ اکابر اولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق کیا فرما رہے ہیں؟ ذرا "دار باب حاجات" سے لے کر "می یابند" تک پڑھ کر بتائیے کہ شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حلال مشکلات ہیں یا نہیں۔

۱۲ اور سنئے حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ کی کتاب "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں ہے کہ ان کے استاد حدیث مولٰنا ابوطاہر مدنی جنکی خدمت میں مدتوں رہ کر حضرت شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ و استاذ و والد مولٰنا ابراہیم کردی، اور ان کے استاذ مولٰنا احمد قشاشی، اور ان کے استاذ مولٰنا احمد شنادی، اور حضرت شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولٰنا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنھیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا، اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور انکے پیر، شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولٰنا عبدالملک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ شنادی کے پیر سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے حضرت شیخ شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ سب اکابر "نادعلی" کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے۔ آیئے!! نادعلی بھی پوری پڑھ کر آپکو سنادوں۔ سنیئے!!

نادعلیاً مظہر العجائب ؛ تجدہٗ عوناً لک فی النوائب ؛ کل ہم وغم سینجلی ؛ بنبوتک یا محمد رسول اللہ ولولایتک یا علی یا علی یا علی۔

"یعنی پکار علی مرتضیٰ کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انھیں اپنا مددگار پائے گا مصیبتوں میں

Marfat.com

سب پریشانی وغم اب دور ہوئے جاتے ہیں۔حضور کی نبوت کے وسیلے سے یارسول اللہ اور حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم" خاں صاحب !! بتائیں کہ اب بھی شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حلال المشکلات کہنے پر آپ اعتراض جمائیں گے۔

۱۳ھ یہی حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب "لمعات" میں زیر بیان نسبت اویسیہ لکھتے ہیں "از ثمرات ایں نسبت رویت آں جماعت است درمقام وفائدہا از ایشاں یافتن ودر مہالک ومضائق صورت آں جماعت پدید آمدن وحل مشکلات وے بآں صورت منسوب شدن[1]" آپ تو حضرت شیر خدا کو حلال المشکلات کہنے پر چیں بہ جبیں ہو رہے تھے یہاں تو حضرت شاہ صاحب اللہ والوں کی اس پوری جماعت مبارکہ کو "حلال مشکلات" فرما رہے ہیں۔ کہیے !! اب آپ کیا کہتے ہیں ؟؟

۱۴ھ حضرت مرزا مظہر جان جاناں جنہیں یہی حضرت شاہ صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ صاحب نفس زکیہ، وقیم طریقۂ احمدیہ، وداعی سنت نبویہ، لکھتے ہیں انہیں مرزا صاحب کے ملفوظات میں ہے "نسبت ما بجناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ می رسد وفقیر را نیاز خاص بہ آنجناب ثابت است۔ در وقت عروض عارضہ جسمانی توجہ بآں حضرت واقع می شود و

---

[1] ترجمہ: اسی نسبت جاریہ کے فوائد سے وہ جماعت (اہل اللہ) ہے، جو خاص، مقام پر فائز ہے اور لوگ اسے فائدے پاتے ہیں، اور تمام ہلاکتوں اور تنگیوں میں وہ جماعت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پھر "حل مشکلات" اسی جماعت (اہل اللہ) کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

سبب حصول شفاء میگردد۔[1]

کہیئے خاں صاحب!! یہ جناب مرزا صاحب کیا فرما گئے؟ عارضہ جسمانی سے حضور شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے شفاء پانا حل مشکل نہیں تو اور کیا ہے؟؟ اب اس مبحث کو ختم کرتے ہوئے ایک حدیث شریف آپ کو اور سنا دوں جس کے سننے سے معلوم ہو کہ حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے محبت اور دوستی رکھنے والوں نیز ان سے دشمنی اور عداوت باندھنے والوں کے متعلق سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کیا فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اللھم من کنت مولاہ فعلی	(یعنی، اے میرے رب جسکا میں مولیٰ
مولاہ۔ اللھم وال من والاہ	ہوں اسکے علی مولیٰ ہیں۔ اے اللہ دوست رکھ اُسے
وعاد من عاداہ	جسنے علی سے دوستی رکھی اور دشمن رکھا اسے
(رواہ احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)	جسنے علی سے دشمنی رکھی۔

ایک حدیث قدسی بھی سن لیجئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے۔

من عادلی ولیا	(یعنی، جو میرے کسی ولی سے دشمنی باندھے تو بیشک
فقد اذنتہ بالحرب	میں نے اس سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔

(رواہ الامام البخاری عن سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

---

[1] ترجمہ: ہماری نسبت جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تک پہنچتی ہے، اور فقیر کو، اس درگاہ سے خاص نیاز ثابت (و حاصل) ہے کسی بھی جسمانی عارضہ کے وقت ان حضرت کی توجہ ہوتی ہے اور شفا حاصل ہوتی ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

حضور قاسم نعمت ہیں

جوابِ سوالِ دوم:۔ بے شک اور یقیناً حضور سرورِ دو عالم، نورِ مجسم، فخرِ آدم، و بنی آدم، مرادِ الکل، سیدنا و مولٰنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین و بارک وسلم، اپنے رب قادر و مقتدر جل جلالہ وعم نوالہ کی عطا و دین اس کی بخشش و کرم سے قاسم الارزاق ہیں، روزی تقسیم فرماتے ہیں، ایک روزی ہی کیا ساری مخلوقات کے لئے رحمت الٰہی، ان تک خیر و رحمت، عطاء و نعمت کے لئے بالذات وسیلہ و ذریعہ ہیں اور تمام عالم انہیں کے طفیل، انہیں کے واسطے، انہیں کے ذریعہ، نعمائے الٰہیہ و آلائے ربانیہ خدائی احسانات الٰہی انعامات، سے متمتع و بہرہ مند ہے، حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں، بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں اور تمام عالم ان سے لیتا ہے۔ جس کامل کو جو خوبی ملی، وہ انہیں کی مدد، اور انہیں کے مقدس ہاتھوں سے ملی، تمام ماسوی اللہ نے جو نعمت پائی، حضور ہی کے دست عطاء سے پائی۔ عالم ارواح کو لیجئے تو وہ حضور کا دست نگر، عالم امر و عالم خلق، سب پر حضور ہی کے طفیل، رحمت ہوئی، ملک، خواہ انس و جن، حتیٰ کہ تمام جمادات، تمام نباتات تمام حیوانات، حتیٰ کہ ملائکہ و انبیاء کو جو نعمت ملی حضور ہی کے کرم حضور ہی کے واسطے سے جس کو جو ملا۔ یہیں سے ملا۔ اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا ابتدائے خلق سے، ابدالآباد تک، ظاہر و باطن میں، روح و جسم میں، ارض و سما میں، عرش و فرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے

Marfat.com

بانٹنے والے حضور ہی ہیں۔ اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملیگا

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اب ذرا کان کھول کر سنئے۔ قرآن عظیم کیا فرماتا ہے !! ارشاد ہے۔

۱ وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ اور انہیں (یعنی منافقین کو) کیا برا لگا یہی نہ کہ انہیں (یعنی مسلمانوں کو) دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے" کہئے کچھ پتہ چلا کہ حضور عطا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آگے چلئے!! ارشاد فرماتا ہے۔

۲ ولو انھم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون۔ یعنی" اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیئے پر، اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے، اب دے گا ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں" یہاں حضرت ربّ العزت جل وعلا نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی دینے والا فرمایا، اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ رسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۳ اور فرماتا ہے انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ یعنی" اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی"۔

۴ اور فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولا معروفا یعنی" نادانوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں نہ دو، اور انہیں انہیں

Marfat.com

سے رزق دو۔ اور ان سے اچھی بات کہو"

۵ اور فرماتا ہے واذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتامی والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا۔ "جب ترکہ بانٹتے وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انھیں ان میں سے رزق دو اور ان سے اچھی بات کہو۔" اب کہیئے کہ ان آیات کریمہ سے کیا نہیں ثابت ہوا کہ بندوں کو حکم فرماتا ہے تم رزق دو۔ پھر اس سرکار دولتمدار عزش وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی داد و دہش اعطاء واغنا کا کیا کہنا!! خالصاحب!! حضور تو حضور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذرا حضرت سید مسیح علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام جو فرما رہے ہیں اسے بھی سن لیجئے اور وہ بھی قرآن عظیم سے فرماتے ہیں۔

۶ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ

یعنی" میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور برص کے بگڑے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کی پروانگی سے": سبحان اللہ وہ کواری پاک مریم بتول، طیبہ، طاہرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ستھرا اور پاکیزہ بیٹا (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) تو یوں فرمائے کہ یہ ساری نعمتیں یعنی مٹی کے پتلے کو جاندار کر دینا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، اور مردوں کو زندہ کرنا۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی یہ ساری نعمتیں اس کے حکم سے میری باتوں پر پوری ہوتی ہیں۔ تو وہ ذات پاک جو اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ واسنی واتقیٰ اس کے محبوب اعظم، خلیفہ

Marfat.com

مطلق، نائب اکبر ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ وہ اگر اپنے چاہنے والے رب کی بخشی ہوئی طاقتوں اور قدرتوں سے اس کا رزق اس کی مخلوق میں تقسیم فرمائیں اور ان کے اسی اعطاء وانعام کو انکا کوئی غلام اور نام لیوا ذکر کردے تو آپ کو فوراً چیں بہ جبیں ہوکر اس پر اعتراض کردینے کا کیا مجاز ہے۔ اور حضور والا کی اس داد ودہش کے جواز میں کونسا غائلہ شرعیہ[1] ہے؟؟ اب احادیث کریمہ بھی سن لیجئے'

ﷺ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما خلق اللہ العرش کتب فیہ بقلم نور طول القلم مابین المشرق والمغرب لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہ اخذ واعطی وامتہ افضل الامم وافضلھا ابوبکر ن الصدیق۔ "جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں میں انھیں کے واسطے لوں گا' اور انھیں کے وسیلہ سے دوں گا' ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے، اور ان کی امت میں سب سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" (الرافعی عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہئے اس حدیث شریف نے کیا بتایا! یہی نا کہ اللہ عزوجل کو بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا سب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں ان کے واسطے ان کے وسیلے سے ہے۔ آپ کے کان تو انھیں قاسم الارزاق کہنے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اس پر اعتراض جما دیا۔ یہ حدیث شریف تو بتا رہی ہے کہ خدائی کارخانہ کا سارا لین دین انھیں کے ہاتھوں پر ہوتا ہے جب چاہیں اور جسے چاہیں بحکمہ تعالیٰ دیں اور جس سے جب چاہیں

---

[1] شرعی ممانعت

Marfat.com

اور جو چاہیں چھین لیں۔

ع۸ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ عزوجل نے حضرت شعیا علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی انی باعث نبیًا امیا افتح بہ اٰذانًا و قلوبًا غلفا واَعینا عمیا (إلی أن قال) اھدی بہ من بعد الضلالۃ واعلم بہ بعد الجھالۃ وارفع بہ بعد الخمالۃ واسمی بہ بعد النکرۃ واکثر بہ بعد القلۃ واغنی بہ بعد العیلۃ واجمع بہ بعد الفرقۃ واولف بہ بین قلوب واھواء متشتتۃ واھم مختلفۃ "یعنی بے شک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان' اور غلاف چڑھے دل' اور اندھی آنکھیں' کھولدوں گا' اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا' اس کے ذریعہ سے جہالت کے بعد علم دوں گا' اس کے وسیلے سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا' اس کے ذریعہ سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا۔ اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا' اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردوں گا اب کہئیے' بہرے کان' غلاف چڑھے ہوئے دل' اندھی آنکھیں کھولنا' گمراہی کے بعد ہدایت' جہالت کے بعد علم' گمنامی کے بعد بلند نامی' ناشناسی کے بعد شناخت' کمی کے بعد کثرت' محتاجی کے بعد غنا' پریشان دلوں مختلف خواہشوں' متفرق امتوں میں میل' یہ اتنی ساری نعمتیں رب عزوجل جل وعلا کس کے وسیلے کس کے ذریعہ کس کے مبارک ہاتھوں سے عطاء فرمارہا ہے۔ آپ تو صرف قاسم الارزاق کہنے ہی پر اعتراض جما بیٹھے۔

ع۹ اور فرماتے ہیں۔ بینا انا نائم اذ جئ بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی "میں سو رہا تھا یعنی میری چشمان حق بیں استراحت

Marfat.com

میں تمہیں، کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں" (البخاری ومسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہئے جب سارے خزائن زمین کی کنجیاں ان کے قبضہ میں ہیں اور بلاشبہ رزق کی کنجیاں بھی انھیں کنجیوں میں داخل۔ تو اب انھیں ان خزائن کی تقسیم سے کون روک سکتا ہے۔

۱۰ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اتیت بمفاتیح الدنیا علی فرس ابلق جاءنی بہ جبریل علیہ قطیفۃ من سندس یعنی" دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں لائی گئیں اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔ انھیں میرے پاس جبریل لے کر آئے" (علیہ الصلاۃ والسلام) (رواہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ بسند صحیح عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۱۱ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم اوتیت مفاتیح کل شئی الا الخمس" مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں سوا ان پانچ کے یعنی غیوب خمسہ" (احمد والطبرانی فی المسند والکبیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما) علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں ثم اعلم بعد ذلک یعنی" پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں ان کا علم بھی دیدیا گیا" اسی طرح امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا۔ اب کہئے! اوتیت مفاتیح کل شئی فرمانے والے کو کیا خزائن رزق کی کنجیاں نہ دی گئیں یقیناً اور قطعاً دی گئیں اور یقیناً اور قطعاً وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے حکم سے اس کا دیا ہوا رزق بھی تقسیم فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان

Marfat.com

فقیر اغناہ اللہ ورسولہ" ابن جمیل کو کیا برا لگا۔ یہی نا کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کر دیا" (رواہ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ بی وکنتم متفرقین فالفکم اللہ بی وکنتم عالۃ فاغناکم اللہ بی یعنی اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمہیں گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت کی اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کر دی اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی یعنی یہ ساری کی ساری ربانی نعمتیں میرے ہاتھوں سے تم کو ملیں۔ سبحان اللہ کتنا شیطان سوز اور ایمان افروز ارشاد ہے۔ کہئے کچھ سمجھ میں آیا؟!!

۱۴ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احب اھلی الیّ من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ" مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی" (الترمذی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فاضل علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔ لم یکن احد من الصحابۃ الا وقد انعم اللہ علیہ وانعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب وھو قولہ تعالیٰ واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ وھو زید لا خلاف فی ذالک ولا شک یعنی "سارے صحابہ ایسے ہی تھے جنہیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی مگر یہاں مراد وہ ہے جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی اور وہ

Marfat.com

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس میں کسی کا خلاف، نہ اصلاً شک"

۱۵ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جس مرض میں وصال اقدس ہوا ہے اس میں دو جہاں کی شہزادی میری جدہ ماجدہ خاتون جنت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا اپنے دونوں شہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ھذان ابنای فورثھما شیئاً "یا رسول اللہ! یہ میرے دونوں بیٹے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے" ارشاد ہوا۔ اما حسن فلہ ھیبتی وسوددی۔ واما حسین فلہ جراتی وجودی "حسن کے لئے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرأت اور میرا کرم" (الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن البتول الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اب ذرا سنبھل کر بیٹھ جائیے تو وہ حدیث پاک سنائوں جسے سنکر گدایان بارگاہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ بارک وسلم کے قلوب باغ باغ، اور ان کے دشمنوں اور حاسدوں کے کلیجے داغ داغ ہو جائیں۔

۱۶ صحیح مسلم شریف وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ ومعجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوءہ وحاجتہ فقال لی سل قال فقلت اسالک مرافقتک فی الجنۃ فقال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود۔ یعنی "میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لئے آب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا۔ (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا۔) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا

Marfat.com

ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا۔ کچھ اور۔ میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے"۔

الحمدللہ یہ جلیل و نفیس حدیث آپ کے قاسم الارزاق پر اعتراض کو اپنے ہر ہر جملہ سے یکسر کافور کر دینے والی ہے۔ حضور والا کا مطلقاً بلا قید و تخصیص ارشاد فرمانا سَلْ مانگ کیا مانگتا ہے آپ کے اعتراض کا کیسا زبردست رد ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجتیں روا فرما سکتے ہیں۔ دنیا و آخرت کی ساری مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں۔ جب تو بلا تقید ارشاد ہوا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے۔ ؎

اگر خواہی دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیاؤ ہر چہ می خواہی تمنا کن

مخواں او را خدا را از ہر حفظ پاس شرع و دیں
دگر ہر وصف کش می خواہی در مدحش املا کن

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یوخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکامہ بالسوال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق۔ یعنی" حضور اقدس

؎ ترجمہ: اگر دنیا و آخرت میں بھلائی کی آرزو ہے، تو اُن کے دربار میں حاضر ہو پھر جو تمنا چاہے، کر۔ ہاں شریعت مطہرہ کا خیال رکھتے ہوئے، ان کو خدا مت کہنا، دگر نہ جو وصف ان کی تعریف میں لکھنا چاہے تو لکھ دے۔ (مرتب)

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بارک وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو کچھ چاہیں عطا فرما دیں۔"
شیخ شیوخ علماءِ ہند، عارف باللہ، عاشقِ رسول اللہ، برکۃ المصطفیٰ فی ھٰذہ الدیار، مجدد مایۃ حادی عشر، شیخ محقق مولٰنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ القوی، شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں "از اطلاق سوال کہ فرمود "سل" بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد[1] کہیئے خانصاحب!! کچھ پتہ چلا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صرف رزق ہی نہیں اس سے بھی بڑھ کر کیا کیا نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں۔

۱۷ اور سنئے! فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا الحدیث "جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا" (ابوداؤد الحاکم بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۸ اور سنئے طبرانی معجم اوسط، اور خرائطی، مکارم الاخلاق، میں امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا "نعم" فرماتے

---

[1] ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلقاً سَلْ (مانگ) فرمانا، اور کسی خاص چیز کو مخصوص نہ فرمانا، بتاتا ہے کہ تمام امور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ میں ہیں، اور جس کو جو چیز چاہیں، اپنے پروردگار کے حکم سے عطاء فرماتے ہیں۔ (مرتب)

Marfat.com

یعنی "اچھا" اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو "لا" یعنی "ناں" نہ فرماتے۔ ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا حضور خاموش رہے پھر سوال کیا۔ سکوت فرمایا۔ پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زجر کے انداز سے فرمایا۔ سَل ما شئت یا اعرابی "اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ" شیر خدا فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فغبطناہ فقلنا الان لیسئال الجنۃ۔ یعنی "یہ حال دیکھ کر کہ حضور نے فرما دیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے۔ ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا۔ ہم نے اپنے جی میں کہا کہ اب یہ حضور سے جنت مانگے گا" اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا "عطا ہوا" عرض کی زادِ راہ مانگتا ہوں فرمایا "عطاء ہوا"۔ ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیر زن کے سوال میں۔ پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا کنارِ دریا تک پہنچے۔ سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے۔ عرض کی الٰہی یہ کیا حال ہے۔ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اس وقت قبر مبارک کا پتا معلوم نہ تھا۔ فرمایا۔ اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرائیل کی پیر زن کو معلوم ہو اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام قبر شریف معلوم ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا تو مجھے بتا دے عرض کی لا واللہ حتی تعطینی ما اسألک "خدا کی قسم نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے

Marfat.com

مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں" فرمایا ذالک لک "تیری عرض قبول ہے"
قالت فانی اسألک ان اکون معک فی درجۃ التی تکون فیھا فی الجنۃ
پیرزن نے عرض کی تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ
ہوں اسی درجہ میں جس میں آپ ہوں گے" قال سلی الجنۃ حضرت موسیٰ
علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا "جنت مانگ لے" یعنی تجھے یہی کافی ہے۔
اتنا بڑا سوال نہ کر قالت لا واللہ الا ان اکون معک "پیرزن نے کہا خدا
کی قسم میں نہ مانونگی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں" فجعل موسیٰ یردھا
فاوحی اللہ ان اعطھا ذالک فانہ لن ینقصک شیئاً فاعطاھا یعنی
"حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس سے یہی ردو بدل کرتے رہے اللہ
عزوجل نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اسمیں
تمہارا کچھ نقصان نہیں" سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جنت میں اپنی
رفاقت اسے عطا فرمادی اس نے سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام
کی قبر شریف بتادی، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ
لے کر دریا سے عبور فرما گئے۔

اب سنئے!! اس مبارک نفیس وجلیل حدیث شریف میں
آپ کے اس اعتراض پر کتنے زبردست رد ہیں اولاً حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ "جو جی میں آئے مانگ لے"۔ حدیث
ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورۂ بالا میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام
نے عموم مستفاد کیا۔ یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں، عموم موجود کہ جو دل میں
آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ ثانیاً یہ ارشاد
سنکر حضور مولیٰ علی وغیرہ صحابۂ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کرنا کہ کاش

Marfat.com

یہ انعام کا ارشاد ہمیں نصیب ہوتا۔ حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے۔ اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔ معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ، اللہ عزوجل کے تمام خزائنِ رحمت، دنیا و آخرت کی ہر نعمت، پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخشدیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ثالثاً خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصورِ ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا مانگتے بیٹھا۔ بہ نسبتِ اسرائیلیہ کی طرح جنت، نہ صرف جنت، بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا، تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اسے عطا فرما دیتے۔ رابعاً حضرت سیدنا موسیٰ کلیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُن بڑی بی کو بہ حکم الٰہی جنت کا وہی درجہ عطا فرما دینا جس میں خود وہ جلیل القدر نبی و رسول تشریف رکھیں کیا اب بھی حساب کی سمجھ میں نہیں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کو قاسم الارزاق (روزی کا بانٹنے والا) کہنا قطعاً اور یقیناً حق و صحیح ہے۔ جبکہ ان کے ایک اولوالعزم نائب، ان کی امتِ مرحومہ میں شامل کر دیئے جانے کے متمنی کا تو یہ مقام، کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک بڑی بی کو جنت میں وہ درجہ علیاء عطا فرما دیں جو خود انکا مقام پاک ہے تو کیا ان کے امام و خطیب ان کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو (معاذ اللہ) اتنا مرتبہ بھی حاصل نہیں کہ وہ روزی بھی تقسیم کر سکیں۔

۱۹۔ اور سنئے فرماتے ہیں انا ابوالقاسم اللہ یعطی وانا اقسم" میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں (رواہ الحاکم فی المستدرک صححہ واقرہ الناقد ذہبی)

Marfat.com

یہاں بھی مطلقاً فرما رہے ہیں کہ اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں کیا روزی و رزق خدا نہیں دیتا! دیتا ہے اور قطعاً و یقیناً دیتا ہے تو حضور اسے بھی قطعاً و یقیناً تقسیم فرماتے ہیں۔

ف۲۰: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اسی طرح ہے انما انا قاسم واللہ یعطی "میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے"

خانصاحب!! کبھی علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب قصیدۂ بردہ شریف کا بھی نام نامی اسم گرامی سنا ہے؟ وہ اپنے ایک دوسرے قصیدۂ ہمزیہ میں، نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہوئے اس بارگاہ رفیع میں یوں عرض کرتے ہیں۔

ف۲۱: سے یا ابا القاسم الذی فیمن لی
اقسامی علیہ مدح لہ وثناء

اس قصیدہ مبارکہ کی شرح مسمی بہ لوامع انوار الکوکب الدری فی شرح ہمزیۃ الامام البوصیری" کے صفحہ ۲۲۶ پر شارح سیدی محمد بن احمد شنبیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس شعر مذکورۂ بالا کے تحت لکھتے ہیں اُسے ذرا غور سے پڑھئے فرماتے ہیں وجہ اختصاص ھذہ الکنیۃ بہ علیہ الصلاۃ والسلام انہ ھو الخلیفۃ الاعظم عن اللہ تعالیٰ فی کل الامور لا سیما مقام قسمۃ الارزاق والعلوم والمعارف والطاعات ومن ثم قال فی الحدیث الصحیح انما انا قاسم واللہ تعالیٰ یعطی ولھذا عدّ وا من خصائصہ انہ اُعطی مفاتیح الخزائن قال بعضھم وھی خزائن اجناس العالم لیخرج لھم لقدر ما یطلبون فکل ما ظھر فی ھذا العالم فانما یعطیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی بیدہ المفاتیح وکما اختص اللہ تعالیٰ بمفاتیح الغیب

Marfat.com

الکلی فلا یعلمہما الا ھو کذلک اختص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعطاء مفاتیح الخزائن الالٰھیۃ فلا یخرج شئ منھا الا علی یدیہ الخ۔

یعنی "حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ابوالقاسم کی کنیت کے ساتھ خاص ہو جانا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم ہیں سارے کاموں میں خصوصاً روزی، اور رزق علوم و معارف و طلعات، کے تقسیم فرمانے کے مقام میں اور اسی لئے صحیح حدیث شریف میں ارشاد ہوا (جیسا کہ ابھی اوپر میں نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں) اور اسی لئے علما نے حضور والا کے خصائص میں اس مرتبہ کو بھی شمار کیا ہے کہ انہیں زمین کے خزانے کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ وہ خزانے اجناس عالم کے ہیں تاکہ حضور والا، مانگنے والوں کی مرادیں پوری فرما دیں۔ پس ہر وہ نعمت اور رتبہ جو اس عالم میں ظاہر ہوا اُسے حضور والا ہی عطا فرماتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں کنجیاں ہیں اور جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے ساتھ علوم غیبیہ ذاتیہ حقیقیہ کلیہ خاص ہیں کہ انہیں بالذات وہی جانتا ہے اسی طرح حضور اپنی اس صفت اور مرتبہ میں خاص ہیں کہ خزائن الٰہیہ کی کنجیاں ان کو عطا فرما دی گئی ہیں پس کوئی چیز نہیں ملتی مگر ان کے ہاتھوں سے" کہئے!! اب بھی آپ کو حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاسم الارزاق ہونے میں کوئی شبہ باقی ہے۔

ع۳۲: اور سنئے امام اجل احمد ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔ ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وارادتہ یعطی من یشاء، یعنی "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دئے، جسے چاہتے

Marfat.com

ہیں عطا فرماتے ہیں" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۳ھ۔ اور سنئے!! امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں، ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۃ السر وموضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الا منہ ولا ینقل خیرا لاعنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "وہ خزانۂ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں۔ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴ھ۔ اور سنئے! وہی امام صالح ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حسن بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر اوپر گزرا اپنے مشہور و معروف قصیدہ "بردہ شریف" میں جو مقبول بارگاہ جناب رسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھتے ہیں ؎

ولا التمست غنی الدین من یدہ
الا استلمت الندی من خیر مستلم

یعنی "میں نے دونوں جہان کی غنا اور تونگری حضور سے مانگی تو وہ میری مانگ سے زیادہ اور بہتر طور پر مجھے عطا فرمائی گئی"۔

خانصاحب یہ ہیں چوبیس ۲۴ دلائل قاہرہ جن سے بفضلہ تعالیٰ وبفضل رسولہ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم آفتاب[1] نیم روز و ماہتاب نیم ماہ[2]، سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ صرف روزی اور رزق ہی نہیں، بلکہ ساری نعمتیں، ساری رحمتیں، جملہ برکتیں سب کی سب جس کو ملیں حضور کے ہاتھوں سے ملیں، ملینگی تو انہیں کے ہاتھوں سے، مل رہی ہیں تو انہیں کے ہاتھوں سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

[1] دوپہر کا سورج [2] چودھویں کا چاند

Marfat.com

امید ہے کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قاسم الارزاق
کہنے پر آپ کو جو شک و شبہ، نہ صرف شک و شبہ بلکہ اعتراض تھا وہ
اب انکے مطالعہ سے بالکل کافور ہو جائے گا اور اب آپ کو مزید کسی ازالہ کی
ضرورت باقی نہ رہے گی۔

نماز غوثیہ

جواب سوال ۳۱ھ۔ فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام
قدست اسرارہم العزیز کی معمول، اور قضائے حاجات وحصول مرادات کیلئے
عمدہ طریق، مرضی ومقبول اور حضور پُر نور غوث الکونین، غیاث الثقلین،
صلوٰت اللہ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ سے مروی ومنقول، اجلۂ علماء
واکابر کملاء اپنی تصانیف علیہ میں اُسے روایت کرتے اور مقبول ومقرر ومسلم و
معتبر رکھتے آئے۔ مثلاً امام اجل ہمام الجل سیدی ابوالحسن نورالدین علی بن
جریر لخمی شطنوفی قدس اللہ سرہ العزیز لبند خود اپنی کتاب مستطاب، بہجۃ الاسرار
شریف میں اور شیخ شیوخ علمائے ہند شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی
نوراللہ مرقدہٗ زبدۃ الآثار لطیف میں اور دیگر علمائے کرام وکملائے عظام
رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی اپنی اسفار منیف میں اس جناب، مالک رکاب، علیہ
رضوان العزیز الوہاب، سے راوی وناقل کہ ارشاد فرمایا۔

من صلی رکعتین (زید فی روایۃ) بعد المغرب (وزاد) یقرء
فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدیٰ عشرۃ مرۃ
(ثم اتفقوا فی المعنیٰ واللفظ للامام ابی الحسن) قال ثم یصلی علیٰ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ

Marfat.com

ثم یخطو الی جہۃ العراق احدیٰ عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضیٰ (وزاد الشیخ) بفضل اللہ وبکرمہ (وقال آخر) قضی اللہ تعالیٰ حاجتہٗ۔

یعنی جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اُسکی مراد پوری ہو۔

اسی طرح امام جلیل علامہ نبیل عبداللہ یافعی مکی طیب اللہ ثراہ صاحب خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے روایت کی یوہیں فاضل کامل مولنا علی قاری ہروی نزیل مکہ معظمہ، صاحب شروح فقہ اکبر ومشکوٰۃ اکرم اللہ منزلہ نے نزہۃ الخاطر میں ذکر فرمایا۔ ۵ زبدۃ الآثار شریف میں اپنے شیخ واستاذ احسن اللہ مثواہ کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا۔ اور حضرت شیخ محقق لغمدہ اللہ سبحانہ سے اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ نفیس عجالہ ہے اس سے ثابت کہ حضرت شیخ تورّع سراپا عامل شریعت، کامل طریقت۔ سیدی عبدالوہاب متکی مکی سبحان اللہ مضجعہ نے اس کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف کو معتمد اور اس مبارک روایت کو مقرر ومسلم فرمایا۔ اور مولنا شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی علیہ رحمۃ الرؤف البادی کہ سال وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ میں متولد ہوئے حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الملک الباری کے مرید سعید،

Marfat.com

اور حضرت شیخ محقق دہلوی[۱۱] کے استاذ مجید اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقامات رفیعہ و تصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں بیضاوی و ہدایہ و تلویح و شرح وقایہ و مطول و مختصر شروح عقائد و مواقف وغیرہا پر حواشی مفیدہ رکھتے ہیں۔ نہایت شد و مد سے اس نماز مبارک کی اجازت دیتے اور اس پر تاکید اکید تحریص و ترغیب فرماتے۔ یونہیں شیخ محقق نے اخبار الاخیار شریف اور مولنا[۱۳] ابو المعالی محمد مسلمی عامله الله بلطفه نے تحفۃ الاخیار شریف میں اور حضرت[۱۴] جدّ اعلیٰ سیدنا و مولنا اُسد الواصلین، جبل العلم والیقین، حضرت سید شاہ حمزہ عینی قادری برکاتی فاطمی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاشف الاستار شریف میں اسے نقل اور ارشاد فرمایا۔ اور امام[۱۵] یافعی بل اللہ تربتہ تصریح فرماتے ہیں کہ "حضور پر نور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب[۱۶] کرام عطر اللہ ضرائحہم القادسہ، اس نماز مبارک کو عمل میں لاتے" اور[۱۷] زبدۃ الآثار میں اولیائے طریقۂ علیۂ عالیہ قادریہ روحت ارواحہم کے آداب میں فرمایا وملازمۃ صلاۃ الاسرار التی بعدھا التخطی احدی عشرۃ خطوۃ یعنی "اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلاۃ الاسرار کی مداومت کرنی جسکے بعد گیارہ قدم چلنا ہے"۔ بایں ہمہ اس مبارک نماز کا اعمال مشائخ کرام سے نہونے کا قول کرنا، چمکتے ہوئے سورج کا انکار کرنا ہے اور جب یہ نماز مبارک خود حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک سے ثابت ہے (جیسا کہ اوپر گذرا) تو اب جو اس کا انکار کرتا ہے اسے میں حضور غوث پاک کا ارشاد پاک سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ تکذبونکم لم سم قاتل لادیانکم وسبب لذھاب اخراکم۔ یعنی "تمہارا میری بات کو جھٹلانا تمہارے دین کے حق میں زہر ہلاہل ہے جو اسی ساعت ہلاک کر دے اور اسمیں آخرت

Marfat.com

کی بربادی ہے" (والعیاذ باللہ تعالیٰ) بفضلہ تعالیٰ اس نماز مبارک کے متعلق میں نے جو کچھ اپنی تقریر میں کہا تھا وہ خود حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے اتنے علمائے کرام وائمہ عظام ومشائخ اعلام حاملان شریعت وکاملان طریقت کے ارشادات عالیہ سے ثابت ہوگیا۔ کیا اب بھی آپ کو اسکی صحت میں کچھ شک وشبہ اور اعتراض باقی ہے؟

یا غوث المدد کہنا

جواب سوال ۴۷:۔ اس کا مفصل جواب، جواب سوالِ اوّل سے ظاہر و باہر، اتنا اور سن لیجئے، علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار فتاوٰی خیریہ میں فرماتے ہیں۔ قولھم یا شیخ عبد القادر نداء فما الموجب لحرمتہ۔ یعنی لوگوں کا کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یہ ایک ندا ہے پھر اسکی حرمت کا سبب کیا ہے؟

بے شک حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھتے بیٹھتے پکارنا ان سے مدد مانگنا جائز و مستحسن ہے اور وہ یقیناً اپنے نام لیواؤں کی، اپنے کرم سے بحکمہ تعالیٰ مدد فرماتے، ان کی فریاد کو پہنچتے، انسے مصائب وآلام دور فرماکر، راحت وآرام، دیتے ہیں سنئے کتاب مستطاب کامل النصاب بہجۃ الاسرار شریف جسکا علوشان اور رفعت مکان اوپر تفصیل سے گذر چکا اس میں زبردست اور مضبوط اسانید کے ساتھ یہ واقعہ مندرج کہ خبر دی ہم کو ابو العفاف موسیٰ بن شیخ عارف ابو المعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی نے قاہرہ میں سنہ ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں

Marfat.com

سنہ ۶۱۴ھ میں، کہا خبر دی ہم کو دو شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی اور شیخ ابو محمد عبدالحق حریمی نے بغداد میں سنہ ۵۶۹ھ میں، ان دونوں نے کہا کہ "ہم اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مدرسہ میں اتوار کے دن ۳ صفر سنہ ۵۵۵ھ میں تھے آپ (یعنی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کھڑے ہوئے اور کھڑاویں پہنے ہوئے وضو کرنے لگے اور دو رکعت نماز پڑھی جب دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو آپ بہت چلائے اور ایک کھڑاؤں پکڑ کر ہوا میں پھینکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی، پھر دوبارہ چلائے اور دوسری کھڑاؤں پھینکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر آپ بیٹھ گئے اور کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ پوچھے پھر تیئیس دن کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا اس نے کہا ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے ہم نے آپ سے اذن طلب کیا آپ نے فرمایا کہ ان سے لے لو تب انہوں نے ہم کو دریائی اور ریشمی کپڑے اور سونا اور شیخ کی وہ کھڑاویں جو آپ نے اس دن پھینکی تھیں، دیں ہم نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کھڑاویں کہاں سے لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اتوار کے دن ۳ صفر کو سفر کر رہے تھے کہ اتفاقاً ہمارے سامنے عرب کا قافلہ نکلا۔ ان کے دو سردار تھے، انہوں نے ہمارا مال لوٹنا شروع کیا اور بعض کو قتل کیا۔ پھر وہ جنگل میں اتر کر مال تقسیم کرنے لگے۔ ہم جنگل کے ایک کنارے اترے اور ہم نے کہا کہ کاش ہم شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت یاد کرتے اور ہم نے ان کے لئے کچھ مال نذر مانا کہ اگر ہم بچے رہے تو دیں گے، پھر ہم آپ کو یاد کرنے لگے تھے کہ ہم نے دو ایسی بلند آوازیں سنیں جس سے تمام جنگل بھر گیا ہم نے ان رہزنوں کو دیکھا کہ

Marfat.com

وہ خوفزدہ ہیں۔ ہم نے گمان کیا کہ ان پر اور عرب آ گئے ہونگے پھر ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ اپنا مال لے لو' اور دیکھو کہ ہم پر کیا آفت آئی ہے پھر وہ ہم کو اپنے سرداروں کے پاس لائے تو ہم نے ان سرداروں کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے جو کہ پانی سے تر ہے۔ تب انہوں نے ہمارا تمام مال لوٹا دیا۔ اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا واقعہ ہے"؟ کہئیے خانصاحب !! ان قادریوں کے اپنے شیخ کے یاد کرنے پر اُن کے شیخ حضور سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی اپنے کاشانۂ اقدس پر بیٹھے بیٹھے کیسی مدد فرمائی اور سنئے گا۔ ۱۲ امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں' سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرۂ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرہ میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطاء فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا' اور عرض کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے' جب چور سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا" **یا سیدی محمد یا حنفی**" اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے اس کے سینہ پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکت حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔ اور سنئے اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ ۱۳ ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد الشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بد وضع

Marfat.com

نے، ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرو مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی "یا شیخ ابی لاحظنی" "اے میرے باپ کے پیرو مرشد مجھے بچائیے" یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی۔ وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے۔ اور سنئے ۵ اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کان اذا ناداہ اجابہ من میسرۃ سنۃ واکثر، جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد۔

کہئیے خانصاحب!! اب پتہ چلا کہ حضرات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، خصوصاً حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، مصیبت و آرام، اٹھتے بیٹھتے، پکارنا انکی یاد کرنا، بلاشبہ جائز و مستحسن باخیر و برکت ہے، اور پُر ظاہر کہ ہر مستحسن و مستحب امر کو بجالانے سے اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔

آپ نے اپنے سوال دوم و چہارم میں جو مجھ سے پوچھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ روزی تقسیم کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ رزق اپنے بندوں کو بانٹتا ہے اور تقسیم کرتا ہے نیز حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وقت یاد کرنا، جس طرح سے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جاتا ہے یہ آپ کی کھلی ہوئی تلبیس[1] و تخدیع[2] ہے کیا آپ شرعی طور پر ثابت کر سکتے ہیں کہ میں نے اپنی تقریر یا خارج تقریر میں یہ کہا ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں

---

[1] مکر [2] دھوکہ

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح فاعل، مستقل بالذات، مُعطی حقیقی ہیں۔ بے شک میں نے جو کہا وہ یہی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نائب اکبر خلیفہ اعظم اُس کی ذات وصفات کے مظہر اتم ہیں اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جدامجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب ووارث ہیں تو کچھ ان دونوں مقدس بارگاہوں سے بندوں پر انعامات واحسانات ہوتے ہیں سب اللہ کے حکم اُس کی مرضی اُس کی عطا وبخشش سے۔ یہ خالق ومخلوق، عبد ومعبود، کے درمیان وسیلہ وواسطہ بنا دئیے جاتے ہیں۔ بغیر اس کے حکم کے پتہ نہیں ہل سکتا۔

حضرات سلفِ صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اسی عقیدہ کے حامل ہیں۔ سنئے۔ ۱؎ امام علامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی سبکی قدس سرہٗ الملکی جن کی امامت وجلالت محلِ خلاف وشبہ نہیں اکثر علماء اُن جناب کے درجہ اجتہاد تک فائز ہونے کے قائل۔ کتاب مستطاب "شفاء السقام الشریف" میں ارشاد فرماتے ہیں۔ لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھٰذا لایقصدہٗ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین والتشویش فی عوام الموحدین۔ یعنی "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد (وغیرہ) مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق وفاعل مستقل ہیں۔ یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا۔ تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا جیسا کہ آپ نے میرے کلام کو انھیں معنیٰ پر خواہ مخواہ ڈھالا، اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے"

خانصاحب!!! یک دفع بلاوامداد وعطا ہی پر کیا موقوف۔

Marfat.com

مخلوق کی طرف اصل وجود ہی کی نسبت، اسناد بمعنی حقیقی ذاتی نہیں، پھر کیا آپ عالم اور عالمیات کو موجود کہتے اور مانتے ہیں یا نہیں؟ یا سوفسطائیہ کی طرح عقیدہ حقائق الاشیاء ثابتۃ[1] سے منکر ہیں اور جب کچھ نہیں تو پھر اس کے کیا معنی کہ جو محاورے صبح و شام خود بولتے ہیں اگر وہی میں نے بھی استعمال کئے (دراں حالیکہ اُن میں کوئی سقم شرعی بھی نہ تھا) تو فوراً میرے اوپر اعتراض جما دیا۔

خانصاحب!! حضرات انبیائے کرام علی سیدہم ثم علیہم الصلاۃ والسلام، اور حضرت اولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے، جو لوگ استعانت کرتے، مصائب و آلام رنج و حزن کے وقت انھیں یاد کرتے ہیں اُن سے پوچھ دیکھئے کہ تم ان حضرات کو (عیاذاً باللہ) خدا یا خدا کا ہمسر، یا قادر بالذات، یا مُعین مستقل سمجھتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے، اس کی سرکار میں عزت و جاہت والے، اس کے حکم سے اسکی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو تو آپ کو وہی امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد جو ابھی اوپر گزرا جواب میں سنا دیا جائے گا۔ جس کی تائید مزید میں اتنا اور سن لیجئے۔

فقیہ محدث، علامہ محقق، عارف باللہ، امام ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی اپنی کتاب "جوہر منظم" میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دیکر فرماتے ہیں، فالتوجہ والاستغاثۃ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونحوہ لیس لہما معروف فی قلوب المسلمین غیر ذالک ولا یقصد بہما احد منہم سواہ فمن لم ینشرح صدرہ لذالک فلیبک علی

---

[1] تمام چیزوں کی حقیقتیں ثابت ہیں (۱۲ مرتب)

Marfat.com

نفسہ نسئال اللہ العافیۃ، والمستغاث بہ فی الحقیقۃ ھو اللہ والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطۃ بینہ وبین المستغیث فھو سبحانہ مستغاث بہ والغوث منہ خلقا وایجادا والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستغاث بہ والغوث منہ سببا وکسبیا۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے سوا انبیاء واولیاء علیہم الصلاۃ والثناء کیطرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں جو اوپر گذرے، اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے۔ نہ قصد کرتا ہے تو جس کا سینہ اسے نہ قبول کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں حقیقتاً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے، اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں، تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے۔ اس کی فریادرسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے۔ اور حضور کی فریادرسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں، اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں کہ جس کے باعث اس (فریادی) کی حاجت روا ہو۔

بحمدہ تعالیٰ جواب، سوال چہارم بھی ختم ہوا۔

ڈاڑھی کُترے کی امامت

جواب سوال ۵:- جو شخص ڈاڑھی کترواتا ہو اور اس لئے اسکی ڈاڑھی ایک مشت سے کم ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی

Marfat.com

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱	کتاب اللہ	قرآن کریم، حضرت عزّوجل
۲	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
۳	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری
۴	ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
۵	نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
۶	ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ
۷	ابوداؤد	امام سلیمان بن الاشعث سجستانی
۸	تفسیر بیضاوی	علامہ قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی
۹	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی
۱۰	ابن ابی شیبہ	امام ابن ابی شیبہ
۱۱	بزار	امام بزار
۱۲	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل شیبانی
۱۳	مستدرک	امام حاکم
۱۴	عمدۃ القاری شرح بخاری	علامہ بدرالدین محمود عینی
۱۵	حاشیہ جامع الصغیر	علامہ حفنی
۱۶	دلائل	امام ابونعیم

Marfat.com

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱۷	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	علامہ مولانا علی قاری بن سلطان ہروی
۱۸	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری
19	ردالمحتار	علامہ شیخ محمد امین ابن عابدین شامی
۲۰	بحرالرائق	شیخ زین الدین ابن نجیم
۲۱	شرح مناوی	امام مناوی
۲۲	فتاویٰ رملی	امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری
۲۳	فتاوی مکّی	سیدی جمال الدین بن عبداللہ بن عمر مکّی
۲۴	فتاوی خیریہ	علامہ خیرالدین رملی
۲۵	کتاب البحرالمورود	امام سیدی عبدالوہاب شعرانی
۲۶	نفحات الانس	مولانا علامہ عبدالرحمٰن جامی
۲۷	بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۲۸	الانتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۹	ہمعات	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۳۰	ملفوظات مرزا	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں
۳۱	خصائص کبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی
۳۲	مکارم الاخلاق	علامہ خرائطی
۳۳	قصیدۂ ہمزیّہ	علامہ محمد سعید بن حسن بوصیری
۳۴	لوامع انوارالکوکب الدری شرح ہمزیّہ لِامام البوصیری	علامہ سیدی محمد بن احمد بنیس

Marfat.com

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۳۵	جوہر منظم	امام احمد بن جعفر مکی
۳۶	مواہب لدنیہ	امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی
۳۷	قصیدہ بردہ شریف	امام عبداللہ محمد بن سعید بن حسن بوصیری
۳۸	بہجۃ الاسرار	سیدی ابوالحسن نورالدین علی جبریل لخمی شطنوفی
۳۹	زبدۃ الآثار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۴۰	خلاصۃ المفاخر مناقب عبدالقادر	عبداللہ یافعی مکّی
۴۱	نزھۃ الخاطر	مولانا علی قاری ہروی
۴۲	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۴۳	تحفۃ الاخیار	شیخ ابوالمعالی محمد مسلمی
۴۴	کاشف الاستار	حضرت سید شاہ حمزہ قادری برکاتی مارہروی
۴۵	لوائح الانوار فی طبقات الاخیار	امام عبدالوہاب شعرانی
۴۶	شفاء السقام الشریف	علامہ تقی الدین علی سبکی

Marfat.com

ملفوظاتِ مشائخِ مارہرہ

مرتبہ

ابو حمّاد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

سید السادات میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ
سے احسن العلماء مفتی سید حسن میاں شاہ صاحب مدظلہ تک
مختلف مشائخِ کرام کے زریں اقوال و ملفوظات
منتخب نعتیں، منقبتیں اور نظمیں جنکا پڑھنا وابستگانِ
سلاسلِ اربعہ کیلئے تازگیٔ ایمان کا باعث!

زیرِ طبع

ناشر: برکاتی پبلشرز کراچی بہ تعاون مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ مارہرہ

(سلسلۂ علیۂ قادریہ برکاتیہ)

مرتبہ

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

مارہرہ شریف خانقاہ برکاتیہ کے جملہ مشاہیر
مشائخ کرام قدست اسرارہم کا جامع تذکرہ
اوران کی خدمات و مملکتِ ہند پر انکے اثرات

زیرِ طبع

ناشر

برکاتی پبلشرز کراچی بہ تعاون مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

Marfat.com

مسئلہ حق نبی "عند القرأۃ" پر

ایک تحقیقی کتاب

سنو چپ ہو

مفتی محمد اختر رضا خان

الازہری بریلوی

مرتبہ: مولانا محمد عبدالرشید احمد نوری (خلیفہ مجاز)

برکاتی پبلشرز کراچی